شیخ محمود (عین الحق خوش دہاں) نے فارسی میں کیا تھا۔ اُس فارسی نظم کو شاہ شریف نے دکنی کی آرسی دکھائی۔ چنانچہ کہتے ہیں ؎

کہے شیخ محمود اول فارسی ۶۳ شریف صاف دکھنی کیا آرسی
(۱۳۹)

اس کے بعد تمام اشعار شاہ شریف کی تخلیق ہیں۔ ان کی تعداد چھتر ہے، جیسا کہ وہ خود کہتے ہیں ؎

اول کا ہوا سب یو مطلب تمام ۶۴ بحق محمدؐ علیہ السلام
(۱۳۹)

اتنا کہتے ہوئے شاہ شریف باری تعالیٰ کی خدمت میں ہدیۂ تشکر پیش کرتے ہیں ؎

اما حق کے ہیں شُکر کا کچ بیاں ۶۵ ہوا پھر کہ واجب کروں کچ عیاں
شُکر کون تو حق کی نہ انت پار ہے ۶۶ ولے کچ بھی کہنا سزاوار ہے
(۱۴۰ - ۱۴۱)

اس بیان کے فوراً بعد شاہ شریف — حضرت بُرہان الدین جانم کے فرزند حضرت امین الدین اعلیٰ کا ذکر چھیڑ دیتے ہیں۔ ان اشعار میں اُن کا یہ اعتراف بھی موجود ہے کہ اُن کے ہادی و رہبر اور پیر و مرشد حضرت امین الدین اعلیٰ تھے ؎

جو او فرزندِ شاہ بُرہان الدیں ۶۷ اتھے اُن کے بعد از خلافت نشیں
او ہے اسم ظاہر جو شاہِ امیں ۶۸ اتھے معشوقِ ربّ العالمیں
کیے کُفر او دور گمان کا ۶۹ کیے راست ایمان مُنجیر عطا
رہے قادرِ پاک او مہرباں ۷۰ ہوا آپ ہادی اس منظر میں آن
حقیقت میں ہادی اپے حق ہے جاں ۷۱ ہے ظاہر محمد امین الامان

جیسے آپ ہادی اوہوئے کریم ۷۲ تو ولیا پچ ہوئے رہنما مستقیم
زمانے کے ہے قطب اوبے نظیر ۷۳ اہے شاہ بابا سو روشن ضمیر

(۱۴۴ تا ۱۵۲)

اس کے بعد شاہ شریف بارگاہِ الٰہی میں دست بدعا ہو کر کہتے ہیں ؎

ولے میں ہوں اندلا بہت ناتواں ۷۴ کرم سوں مُنجے دے رضا کیاں انکھیاں

(۱۶۷)

جو تج عشق کی آگ میں رہیے قرار ۷۵ بھسم ہوئے سارا میرا اختیار
کنک دل کا کر رُوح سوں مُنج ملا ۷۶ جلا تج چڑے رُوح مُنج ہوئے طلا

(۱۷۲ - ۱۷۳)

ان اشعار کے بعد وہ آئندہ اشعار میں کی جانے والی مناجات کی شرفِ قبولیت کے لئے دعا مانگتے ہیں ؎

تری ذات مطلق کی حرمت سوں توں ۷۷ قبول کر توں میری مناجات کوں

(۱۷۸)

اس کے بعد ۳۳ اشعار مناجات میں ہیں جن میں خدائے تعالیٰ کی مختلف صفات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ انہوں نے باری تعالیٰ سے دعا مانگی کہ وہ انھیں نفسِ امّارہ کی کشش سے دور رکھے۔ مثنوی کا اختتام حسبِ ذیل اشعار پر ہوتا ہے ؎

سکت کوں نہیں کچ تیری انت پار ۷۸ خزانے ہے تج غیب کے بے شمار
اگر توں کرم سوں نوازے منجے ۷۹ کمی کیا خزانے میں ہووے تجے
گنہگار عاجز نزا دھار ہوں ۸۰ نزادھار کوں ہے سو آدھار توں
توں کر محض اپنی کرم کی نظر ۸۱ تیرے عشق کی مے سوں مُنج مست کر
بحقِ محمد علی فاطمہ ۸۲ شریف کا توں کر خیر سوں خاتمہ

(۲۱۰ تا ۲۱۴)

نصاب زکوٰۃ اور صاع کی تحقیق

(۲)

(از جناب حاجی احسان الحق صاحب بجنوری مرحوم)

تحقیقِ مُد :- اب مُد کے متعلق عرض کرتا ہوں۔

۱۔ مولانا معین الدین صاحب کے پاس ایک مُد ہے جس کا ظرف یا جوف ۷۷۸ (سی سی) ہے۔

۲۔ مولانا عبدالباری صاحب فرنگی محلی کے پاس ایک مُد تھا جس کی سند بھی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے مُد تک پہنچتی ہے۔ اس کا حوالہ جناب عبدالشاہد خاں شروانی انچارج عربی سکشن آزاد لائبریری نے دیا ہے۔ اس کے ابعاد ثلٰثہ سے ظرف (اندرونی حجم) ۷۸۵ سی سی (۷۷) ہے جو تقریباً وہی ہے جو مولانا معین الدین کے پاس ہے، لیکن دونوں کے ابعاد ثلاثہ میں اس طرح فرق ہے کہ اندرونی حجم ایک ہے۔

۳۔ حضرت مولانا یعقوب صاحب نانوتویؒ کے پاس ایک مُد تھا جس کا ذکر گزر چکا ہے۔ اس کی سند حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے مُد سے ملتی ہے، مگر ان دونوں کے اندرونی حجم میں بڑا تفاوت ہے۔ مولانا عبدالباری صاحب مرحوم کے مُد کا اندرونی حجم ۷۸۵ سی سی ہے۔ اور مولانا یعقوب صاحبؒ کے مُد کا اندرونی حجم اگر گیہوں تولے ہیں تو ۱۰۳۷ سی سی ہے اور اگر جَو تولے ہیں تو ۱۲۳۵ سی سی ہے۔

۷۸۵ کا آدھا ۳۹۳ ہے اور ۱۲۳۵ کا تہائی ۴۱۲ ہے یعنی ۷۸۵ اور ۱۲۲۵ میں قریب قریب ۲ اور ۳ کی نسبت ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مولانا عبدالباری صاحبؒ کا مُد حضرت امام ابویوسفؒ کے صاع (= ۵$\frac{1}{3}$ رطل) کا چوتھائی ہے اور مولانا محمد یعقوب صاحبؒ کا مُد حضرت امام ابوحنیفہؒ کے صاع (= ۸ رطل) کا چوتھائی ہے یعنی ۲ رطل کا ہے یہ اس صورت میں جب کہ جَو تولے گئے ہوں۔ غالباً حضرت امام شافعیؒ کا صاع (= ۵$\frac{1}{3}$ رطل) ہے۔

یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ cc ۱ (ایک سی سی) پانی کا وزن ایک گرام ہے (۴) مولانا عبدالسلام صاحب نعمانی بناری (مصنف اسلام کا نظام صدقات) کے پاس بھی ایک مُد ہے جس کی سند بھی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بیان کی جاتی ہے۔ مولانا بنارسی کو خط لکھا گیا کہ اس مُد میں پانی بھر کر اس کو تولئے اور پانی کا وزن لکھ دیجئے مگر اب تک پانی کا وزن معلوم نہیں ہو سکا۔

عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مُد فاضل بریلویؒ کے نصف صاع شعیری کا تہائی ($\frac{1}{3}$) ہے مولانا عبدالسلام صاحب بنارسی کا یہ مُد مولانا یعقوبؒ کے مُد سے (اگر اس میں جَو تولے گئے ہیں) مطابقت رکھتا ہے لیکن سیاق و سباق سے پتہ چلتا ہے کہ شاید مولانا تھانویؒ نے گیہوں تولے تھے تو پھر ان دونوں مُد میں تفاوت ہے۔

مولانا اشرف علی صاحبؒ کے دو مُد ہیں اگر گیہوں تولے ہیں تو ۱۴۰ تولہ تین ماشہ یعنی ایک مُد میں ۷۰ تولہ ۱$\frac{1}{2}$ ماشہ گیہوں آئے اور مولانا بنارسیؒ اور مولانا بریلویؒ کے مُد سے (تین مُد کا ایک نصف صاع) $\frac{1}{2}$ ۷۵ تولہ آئے یعنی ۸۵$\frac{1}{2}$ تولہ گیہوں آئے اور مولانا عبدالباری صاحبؒ کے مُد میں ۵۲$\frac{1}{2}$ تولہ گیہوں آئے۔

اور اگر مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ نے جَو تولے ہیں تو دو مد میں ۱۴۰ تولہ ۳ ماشہ تو ایک مُد میں ۷۰ تولہ ۱$\frac{1}{2}$ ماشہ ہوئے اور اگر مولانا بریلویؒ کا نصف صاع

دو مُد کا ہے تو اس میں جَو ۱۴۴/۲ = ۷۲ تولہ ہوئے جو مولانا اشرف علی صاحبؒ کے حساب کے قریب قریب ہے۔

اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ فاضل بریلویؒ صحیح فرماتے ہیں کہ ان کا نصف صاع شعیری ہے اور اس کا حجم میرے حساب سے ۲۴۹۵ سی سی (cc) ہے ایک سی سی (cc) میں ایک گرام پانی آتا ہے۔

مُد	حجم	سند	کیفیت
مولانا یعقوب صاحب	۱۰۳۷ سی سی	حضرت	مولانا اشرف علی نے اگر گیہوں تولے
" " "	۱۲۳۵ سی سی	زید	" " " جَو "
فاضل بریلویؒ	۱۲۴۷ سی سی	بن	فاضل بریلویؒ نے پانی تولا ہے اسی سے حساب
مولانا عبدالسلام بناری	۱۲۴۷ سی سی	ثابتؓ	لگا کر اور مولانا بناری کا بھی غالباً یہی ہے،
مولانا عبدالباریؒ	۷۸۵ سی سی		الجاد ثلاثہ سے حساب لگا کر

مُد	حجم	cc	کیفیت
مولانا معین الدین صاحب	۷۸۰	" "	پانی بھر کر
مصری کتاب سے	۵۹۲	" "	۱ ۱/۳ رطل — احناف میں ایک مُد برابر
" "	۸۸۸	" "	۲ رطل — دو رطل

بعض کا خیال ہے کہ حضرت امام ابو یوسفؒ اور طرفین (امام اعظمؒ و امام محمدؒ) کے صاع میں کوئی فرق نہیں ہے اگر ہوتا تو حضرت امام محمدؒ ضرور ظاہر فرماتے، لیکن امام محمدؒ نے کچھ تصریح نہیں فرمائی۔

عراقی یعنی بغدادی رطل ۲۰ استار کا ہوتا ہے اور مدنی یعنی حجازی رطل ۳۰ استار کا ہوتا ہے اور استار = ۶ ۱/۲ درہم اس لئے ۵ ۱/۳ رطل امام ابو یوسفؒ کے اور طرفین کے ۸ رطل کے برابر ہوتے ہیں ۱۰۴۰ درہم ہو گئے۔ اب کیا چیز تولی جائے صاحب درِمختار

تو عدس، ماش تولنے کو فرماتے ہیں لیکن فاضل بریلویؒ جَو تولتے ہیں اگر صاحب درمختار یوں تحریر فرماتے کہ اتنے درہم پانی جس برتن میں آئے وہ صاع ہے تو جَو کے لئے دم بریدہ، معتدل، خشک وغیرہ کی شرائط نیز تخصیص مقام کی شرط نہ ہوتی۔

اب اس زمانہ میں ایک کتاب کا پتہ چلا جس میں صاع پر بھی بحث ہے یعنے منظر الفتاوی مصنفہ مفتی سید محمد افضل حسین صاحب مونگیری. یہ کتاب بریلی میں نہ مل سکی جس کا پتہ دیا ہوا تھا. لیکن اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ امروہہ میں مل گئی۔

اس کتاب میں شرح وقایہ کے حوالے سے لکھا ہے جس کا ترجمہ اور مفہوم یہ ہے "اور چونکہ گیہوں جَو سے بھاری ہے لہذا وہ پیمانہ جس میں آٹھ رطل یعنی (۷۲۰) سات سو بیس مثقال گیہوں آئیں چھوٹا ہوگا اور وہ پیمانہ جس میں آٹھ رطل یعنی سات سو بیس (۷۲۰) مثقال جَو آئیں وہ بڑا ہوگا" اس لئے علامہ ابن عابدین شامی نے صدر الشریعہ رحمۃ اللہ علیہ (مصنف شرح وقایہ) کی اس احتیاط کو ذکر کرکے فرمایا کہ سب سے زیادہ احتیاط یہ ہے کہ جَو کا اعتبار کیا جائے اور یہ بھی فرمایا بعض علماء نے حاشیہ زیلعی سے یہ نقل کیا ہے کہ حرم شریف مکہ معظمہ کے مشائخ موجودین اور سابقین کا عمل اور فتویٰ اس پر ہے کہ صاع کی تقدیر میں جَو کا اعتبار کیا جائے. میرا بھی خیال ہے کہ جَو ہونا چاہئے کیونکہ شروع میں جَو سے ہی ناپ تول کی گئی ہے جیسے ایک قیراط برابر پانچ جَو ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ صاع آٹھ رطل کا ہو یا پانچ رطل اور تہائی رطل کا ہو. بعض کا خیال ہے کہ عراقی رطل (۲۰) استار کا ہوتا ہے اور حنفیہ عراقی رطل کا اعتبار کرتے ہیں اور مدنی یعنی حجازی رطل (۳۰) تیس استار کا ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے عراقی صاع اور حجازی صاع دونوں برابر ہو جاتے ہیں یعنی ایک سو ساٹھ استار کے ہو جاتے ہیں۔

مولانا معین الدین مرحوم بھی جو تولنے کو فرماتے ہیں۔ مولانا معین الدین مرحوم درہم کا وزن ۴۸ جو کہتے ہیں اور شامی میں درہم کو ستر (۷۰) جو کا قرار دیا گیا ہے۔ درِ مختار میں ہے کہ درہم = ۱۴ قیراط اور قیراط = ۵ جو اور درہم = ۷۰ جو۔ رسالہ تحقیق الاوزان اور شامی میں بھی ایک جگہ درہم ۴۸ جو کا کہا ہے۔

خلاصۂ کلام:۔ ان مختلف مباحث و شواہد سے ثابت ہوتا ہے کہ سونے کا نصاب ۷½ تولہ کے قریب ہے ۵ تولہ ۲½ ماشہ نہیں ہے ایک اور دفعہ ۲۰۰ جو تولے تو دس (۱۰) ماشہ ہوئے یعنی دو ہزار (۲۰۰۰) جو برابر سو (۱۰۰) ماشہ موجودہ یعنی ۸½ تولہ موجودہ۔

ایک اور دفعہ میں نے مسلّم مسور تولی تو ۲۵۰ سی سی (cc) میں برابر دو سو (۲۰۰) گرام ہوئی۔ جس سے میرے پہلے تجربہ کی تائید ہوتی ہے۔ یعنی سو (۱۰۰) سی سی (cc) میں ۸۲ ماشہ موجودہ مسور ہوئی، اور اکیاسی (۸۱) ماشہ گیہوں ہوئے۔ میرے تجربے میں مسور اور گیہوں کا حجم اور وزن ایک ہے۔

جو تو مدینہ سے آگئے لیکن گرام کے رواج کی وجہ سے قیراط نہیں ملے۔ اسی طرح علی گڈھ میں بھی گرام کے رواج کے باعث سناروں کے یہاں گھونگچیاں نہیں مل سکیں۔

علی گڈھ میں ایک مصری مقیم ہیں۔ میں نے اُن سے مُد کے متعلق دریافت کیا انہوں نے اپنے پاس کی ایک مطبوعہ کتاب سے تحریر کرایا کہ ۱⅓ رطل کا ایک مُد اور چار مُد کا ایک صاع ہوتا ہے۔

رطل = ۴۴۴ گرام = ۱۴۴ درہم ۔ ۵⅓ رطل والا صاع = ۲۳۶۸ گرام = ۷۶۸ درہم ۔ اور آٹھ رطل والا صاع = ۳۵۵۲ گرام = ۱۱۵۲ درہم = ۶۱ چھٹانک اور نصف صاع = ۳۰½ چھٹانک یعنی ایک سیر ۱۴½ چھٹانک جس برتن میں پانی آئے

اس برتن میں ڈیڑھ سیر سے کچھ زائد گیہوں آئیں گے۔ دو سو (۲۰۰) درہم برابر ۵۲½ تولہ موجودہ کے قریب ہوتے ہیں جو ہمارے چاندی کے نصاب کے برابر ہیں اور ۵⅓ رطل والا صاع = ۴۰ چھٹانک جس کا نصف ۲۰ چھٹانک موجودہ یعنی جس برتن میں ۲۰ چھٹانک پانی آئے اس میں گیہوں قریب ایک سیر آئیں گے۔

چاندی اور سونے کے نصاب میں تو مصری حساب (یعنی ۴۴۴ گرام = ۱۴۰ درہم) مکتبہ دہلی سے ملتا جلتا ہے۔

لیکن صاع کا وزن دہلی اور لکھنؤ دونوں جگہ سے مختلف ہے (۱۰۰ گرام = ۱۰۳ ماشہ موجودہ)

یہاں صاع ۵⅓ رطل والا وہ ناپ ہے جس میں ۲۳۶۸ گرام پانی آجائے اور ۸ رطل والے صاع میں ۳۵۵۲ گرام پانی آئے۔ نیز درہم ۱۴ قیراط والا لیکن اگر ۱۶ قیراط والا درہم لیا جائے تو پھر حساب صحیح نہ ہوگا۔)

اس سلسلہ میں مولانا عبدالصمد رحمانی کی کتاب العشر والزکوٰۃ نہایت اہم ولائق مطالعہ ہے۔ موصوف نے تمام مسائل کو کتاب وسنت سے مدلل و مبرہن کیا ہے۔ بخاری شریف میں ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک صاع سے غسل فرماتے تھے، آپ کے سر کے بال زیادہ تھے ان کو خوب تر فرما لیتے تھے، خاکسار نے تجربہ کیا کہ ایک معمولی ومتوسط مسجد کا لوٹا جس میں ایک سیر بارہ چھٹانک (رائج) پانی آتا ہے اس میں تقریباً ایک سیر، چھٹانک موجودہ سے کچھ زائد گیہوں آئیں گے جہاں تک غسل کا تعلق ہے کم سے کم تین لوٹوں سے غسل ہوسکتا ہے اور تین لوٹوں میں چار سیر یا پانچ چھٹانک سے زائد گیہوں آتے ہیں مالا بدمنہ والے صاع میں تین سیر چھ چھٹانک گیہوں آتے ہیں۔ اس کے معنی یہ ہوئے کہ غسل کیلئے دونوں سے زیادہ کی ضرورت پڑی۔ اور اگر مولانا عبدالباری صاحب کا صاع لیں۔ تو دو لوٹوں سے

کم میں غسل ہوسکتا ہے۔ اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ فاضل بریلوی کا نصف صاع شرعی صحیح ہے، یعنی وہ برتن جس میں آٹھ رطل یعنی ایک ہزار چالیس درہم (۱۰۴۰) جو آجائیں تو اس برتن میں ۳۵۱ روپیہ بھر گیہوں آئیں گے یعنی چار سیر چھ چھٹانک موجودہ ایک لوٹے میں ایک سیر سات چھٹانک گیہوں، تین لوٹوں میں چار سیر چھ چھٹانک موجودہ حساب میں کسور چھوڑ دے ہیں پورا عدد لے لیا گیا ہے۔

اوزان کی مزید تحقیق :- رتی ۳ جو ۴ جو ۔ ۴½ جو مختلف بیان کی گئی ہیں۔ میں نے انگریزی لفظ (CARAT) پر توجہ کی کہ شاید یہ CARAT قیراط ہے۔ یہ بات صحیح ثابت ہوئی۔ اس پر متوحش نہیں ہونا چاہئے کہ یہ مغربی تحقیق ہے، یہ بات واضح ہے کہ جب دور دراز ملکوں میں سلسلہ تجارت شروع ہو کر اس میں زیادتی ہوئی۔ ہیرا وغیرہ قیراط کے ذریعہ تولا جاتا تھا اور ایسی ترازو بھی تیار کر لی گئی جو ایک خشخاش کے دسویں حصہ تک کو با آسانی تول لیتی تھی۔ اب مختلف قیراطوں کے وزن میں کافی فرق نظر آیا۔ گیارہویں ایڈیشن انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا میں مذکور ہے کہ امسٹرڈم، لندن، پیرس کے جوہریوں کی ایک میٹنگ ۱۸۷۷ء میں ہوئی اور اس میں عربی قیراط یعنی CARAT کا وزن ۲۰۵ ملی گرام مقرر کر دیا گیا۔ غالباً ۲۰۵ر۵ کی کسر چھوڑ کر ۲۰۵ لے لیا اور ۲۰۵ر۵ اوسط ہے ۱۹۵ اور ۲۱۶ کا جیسا کہ آئندہ کی عبارت سے پتہ چلتا ہے۔ چیمبرس انسائیکلوپیڈیا CHAMBER,S ENCYCLOPAEDIA میں عربی قیراط کے متعلق تحریر ہے کہ مختلف عربی قیراطوں کا وزن ۱۹۵ ملی گرام سے ۲۱۶ ملی گرام تک نکلا CHAMBER NEW EDITION 1923 AD امریکن انسائیکلوپیڈیا میں عربی قیراط کے متعلق تحریر کیا گیا ہے کہ اس کی خاص خوبی یہ ہے کہ اس کا وزن ایک ہی رہتا ہے انگلستان میں پونڈ = سات ہزار (۷۰۰۰) گرین۔

ــــ لڈ ہے وغیرہ والا اوائر (AVOIR) اور پونڈ = ۵۷۶۰ گرین سونے اور چاندی والا ٹرائے (TROY) اور گز جس مکان میں ہیں۔ اسی طرح فرانس میں کلوگرام اور میٹر جس مکان میں ہیں ان کی بہت حفاظت کی جاتی ہے۔ گرام اور گرین کی نسبت کے اعداد مستند ترین کتابوں سے درج ذیل ہیں۔

ایک گرین = ۰٫۰۶۴۸ گرام
ایک قیراط = ۱۹۵ ملی گرام = تین گرین
ایک تولہ موجودہ = ۱۸۰ گرین
ایک ماشہ موجودہ = ۱۵ گرین
ایک گرام = ۱٫۰۲۹ ماشہ موجودہ
ایک روپیہ = ۱۸۰ گرین ۵۶ قیراط ۱۹۵ ملی گرام والی
ایک گھونگچی = ۳ جَو تقریباً
ایک سی سی (cc) حجم میں ایک گرام پانی آتا ہے

ایک گرام = ۱۵٫۴۳۲۳۶ گرین
ایک قیراط = ۲۱۶ ملی گرام = ۳⅓ گرین
ایک تولہ موجودہ = ۱۱٫۶۶۴ گرام
ایک ماشہ موجودہ = ۰٫۹۷۲ گرام
۱۰۰ گرام = ۱۰۳ ماشہ موجودہ سے کچھ کم
ایک روپیہ = ۱۸۰ گرین ۵۴ قیراط ۲۱۶ ملی گرام والی
ایک جَو = ۰٫۰۴۲۵۶ گرام

مندرجہ ذیل نقشہ میں ۱۹۵ ملی گرام اور ۲۱۶ ملی گرام دونوں سے حساب لگا کر سونے چاندی کے نصاب اور صاع کی تفصیلی تحقیق ہے۔

قیراط	سونے کا نصاب	چاندی کا نصاب	صاع
	۲۰ مثقال = ۴۰۰ قیراط	۲۰۰ درہم = ۱۴۰ مثقال	۱۰۴۰ درہم = ۷۲۸ مثقال
۱۹۵ ملی گرام	۷۸ گرام = ۶ تولہ ۸½ ماشہ رائج	۵۴۶ گرام = ۴۶ تولہ ۹½ ماشہ رائج	۲۸۳۹٫۲ گرام = ۳ سیر ایک چھٹانک رائج تقریباً
۲۱۶ گرام	۸۶٫۴ گرام = ۷ تولہ ۵ ماشہ رائج	۶۰۴٫۸ گرام = ۵۱ تولہ ۸½ ماشہ رائج	۳۱۴۴٫۹۶ گرام = ۳ سیر چھ چھٹانک